رجسٹرڈ نمبر اے ۴۰۳



توجّہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں ادھر ادھر کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل تمسخر امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اودھ پنچ صرف ذہنی جناحت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ ہر نمبر کی کئی پرچے پڑھ جائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ ماہ کی ہدایت پر اور عنایت لکھئے جو پنچ میں صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر غور کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونہ کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار ہو جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چوتھے ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیج کر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ بخیر خاطر سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور اور یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان بخت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ یہ کام مدام نہیں تو قدری کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا نادار ی یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانے صاحب رواکر ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار نایاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دروازے تک پر نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل وقت اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو یاد دہانی اور جب تک طلبی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی خط کا جواب دینا چاہیے جس کی ادائیگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہوں گے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔

نوٹ

جواب طلب امور میں نیز خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۲۸

مضامین

بابت ۲۱ جولائی ۱۹۲۹ء

منطقی کا سلام علیکم بنام خواجہ حسن نظامی

خواجہ صاحب۔ السلام علیکم۔ ہر پہر کی "منادی" پڑھ کر دیکھیں ایک ایک تحریر کیسا جی چاہتا ہے ایسا میں بھی بن جاؤں۔ اگر تحریروں کی بس گفتگو ہے کیا ایک جان کی گنتی میں غور سے انسان کو بنا نہیں دیں گی سند ہیں تمہیں ... جب تم اور ایک ایسے بڑے بڑے جادو بھری کی انکساری تعبیر کیا لاکھ بر دوں کے سامنے ایسی باتیں کرنے میں خطا کوئی مصلحت ہے اس میں کیا؟ جیسی بیں آئے کو گر دوسری تحریر سے ... ایک تو اوان پر کہتے ہیں رنگ ہو گئی۔ اور آپ بھی کیسی کے سعید پابند مقصد سمجھا تھا۔ وہ کیا؟ نر ابی کرائی ... چیز سمجھے گئے ... کتے ہیں۔ تمہاری دوسری تحریر نے پہلی تحریر کا جرم ابھی طرح کمزور کر دیا ہے مضمون میں تمہاری عبارت کا مفہوم ہے کہ لڑکی انسان کو ... خیال ہی جتنے کرائی ... ہے ... رنگ ... اس کے ... ہونے کے سبب تنگ خیال اور خیال کے آدمی ہیں ... آثار ... کی نیا ہت کیا کروں گا؟

ابھی خواجہ صاحب ... مذہب ... کہ یا ایک سے کلام ہے جو خیال کر ... بتانے نہیں ... مذہب کی ... لڑکی ہے۔ بلکہ ... لڑکی ... گمراہی سے متعلق ہو اس سے ... نہیں۔ ... جلد ... مذہب کا نام

تھے۔ اور ... کا ... مطلب ہے کہ اگر ... انسانی تکمیل ہی کا ہے۔ کام میرے سامنے آتی ہے ... یہ ہے خدا نے ... کو خلقت کے اعتبار سے کمل بنایا ہے ... نہیں ہے۔ گر ... نقصان ... ہو ... کرکے ... ہر سال بڑھتے ... ہیں ... بیان کرو کہ ... سمجھتے کیا تم نے انہیں ... پورا انسان نہیں بنایا؟ ... دوسرے ... جائے؟ ... تب بھی ... کرگے نہیں؟ ... تیسرا ... ہر شام ... ہیں ... انسان ... وابستہ کرنے کے لیے دنیا میں آیا ہے ... عمل ہے ... تم خود ... نہیں ... غیر ... سے وابستہ ... ہے ... تمہاری ... کو ضرورت نہیں ہے چاہا۔

... کرتی ... یہ ہے کہ ... کانے ... سننے ... نہیں آتا ... ہیں ... چاہئے ... ۱۰۔۶ ... پورے ... اٹھے گا۔

... ایسی ... ہی ... جاتا ہے

اب کام چل نکلا ہے تو ... کے باتیں کرتے ہیں ... سیکڑوں ... ہے ... آمدنی کی صورت ہیں ہے ... نہیں گر ... ہے ... لیتے ہیں ... اور ... نہیں ... کیسا؟ ... یہ ہے کہ ... سفارش کرنے ... سفارش کی ... انسان کی ذاتی عزت نفس کو پامال کرتی ہے ... میرے پاس سفارش کرانے آئے ... نہیں کرسکتے۔ خیر الناس من ینفع الناس ... سفارش ... نہ قوت عمل کو پامال کرتا ہو ... سفارش ...

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۲۹ ۱۹۲۹ء

[illegible]

مہر عدالت

سمن بغرض قرار داد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۹۲۹ء

[illegible]

مہر عدالت

[illegible]

جو صاحب پنساری، عطار یا عطر والوں کے درج صحیح پتے حافظ سید احمد رفیع ... لکھنؤ کو بھیجے گا ... شائع ہو گا۔

[illegible]



[illegible]

بچوں کی اخلاقی تعلیم حضرت عائشہ نے کہیں اور ان کا خطاب کبھی نہیں دیکھا عورتوں کا آخری کلام ہی پہنچا یا اتنا ہے۔ مگر تمہاری روایات ہی [illegible] بچے [illegible] کے ساتھ [illegible] تمہارے ایک دوسرا [illegible] سال کا بچہ [illegible] کے باپ کو [illegible] کو [illegible] معلوم ہوا کہ [illegible] صاحب [illegible] اپنی [illegible] سے زیادہ سلیقہ رکھتے ہیں۔ [illegible] نے یہ سلیقہ حاصل کیا [illegible] کرنے کا فرض [illegible]۔

[illegible] صاحب [illegible] بات کرو [illegible] بچے [illegible] کے [illegible] تمہارے [illegible] نہیں۔ آج [illegible] اسلامی [illegible] سے آزاد ہو [illegible] مسلمان عورتوں کا ایک [illegible] سے یہاں کے [illegible] اور [illegible] کے ہاتھوں میں آزادی [illegible] تمہاری [illegible] زبان سے [illegible] حیدرآباد کی گورنمنٹ اور مسلمان رعایا [illegible] اگر [illegible] اسلام کا [illegible] صاحب [illegible] اور اسلام کی [illegible] ابھی تمہاری [illegible] اسلامی [illegible] اصول [illegible] عرب کے [illegible] جنگل کے رہنے والوں کا [illegible] اسلام [illegible] کوئی اسلام ہے [illegible] اسلام [illegible] جس کی [illegible] آج [illegible] ہے وہ مسلمان ہی نہیں۔ [illegible] ہرگز [illegible] ہندوستان [illegible] ہیں۔ دوسرے [illegible] ادھر ادھر کی [illegible] اسلامی [illegible] کی تیسرے [illegible] اسلام [illegible] رسالت کی [illegible] مسلمان [illegible] کی [illegible]

جاست کو ایک ہی [illegible]۔ [illegible] سالوں اس کوشش میں ہے کہ شراب خوری [illegible] ہو جائے۔ چند روز ہیں، سال [illegible] ہے کہ [illegible] چیز ہے اور [illegible] ہے۔ [illegible] ناجائز ہے جو رسول اللہ کے وقت میں بھی [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] استعمال [illegible] اس کا استعمال کیا جائے [illegible] پیدا کرے [illegible] صاحب [illegible] علی ہذا القیاس [illegible] زمانے کے [illegible] اس [illegible] اگر [illegible] ہو جاتے ہیں۔ [illegible] آج [illegible] طاقت کے [illegible] ہیں۔ [illegible] خدا [illegible] قرآن [illegible] کا سلیقہ نہیں [illegible]

اے [illegible] ساری دنیا کا حال [illegible] مگر [illegible] تم سے خاص [illegible] تمہاری [illegible] شوق سے

[illegible] مگر [illegible] تمہاری [illegible] کے دل [illegible]۔ اے [illegible] کی دعا کرو۔ بچوں کی تعلیم و تربیت بھی کوئی چیز ہے [illegible] آدمی [illegible] اور [illegible] ہو [illegible] خطاب پائے۔ تم [illegible] کرتی ہو یا [illegible]؟

[illegible]

شفیق آرا بیگم

تعلیم ہو نے کیں تعلیم جب روز ازل
در دو دل اپنا کا پورا [illegible] دیا میرے لیے

[illegible] کی عادت ہے کہ جہاں کچھ شعر [illegible] کا جھگڑا [illegible] کے [illegible] حیثیت شناس صاحب ہیں انھوں نے کسی استاد [illegible] دلالت کی۔ [illegible] استاد کی [illegible] نتیجہ نصرت ہے۔ مضمون [illegible] حقیقت شناس صاحب [illegible] جس [illegible]

بعدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر گونڈا

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

[illegible] انفصال مقدمہ

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

بندہ ہی غلط بیانی کو قائم کرتا ہو یا اُستاد خیالِ
انسانیت کے جو پیچ خوانوں کے والے ہوتے معمول
ان کو بھی ٹھیک کرتا ہے۔ یا فضل خدا کے
ماہ بھئی کا ضبط ہی اپنی تحریریں اُستاد کی روش
درست فرماتے ہیں جب نے بھی اس جاوے اصلاح
کی درستی کی ہے۔

حقیقت شناس صاحب لکھتے ہیں کہ بندہ ایک
اُستاد شاعر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ شاعر کے ہاں پچھلے
اشعار کے اور پڑھا ہی گیا ہے۔ غزل سنانے کی فرمائش
کی۔ غزل پڑھی گئی۔ جو شعر حسان میں داخل ہے اُستاد
نے مصرعہ جھوم کے پڑھا حقیقت شناس کی نذر ایک
بیں وہ شعر کسی قدر تغیر کے ساتھ لکھا ہوا تھا ؎

محتسب جانے لگیں تقسیم جب ہو دتاملی
درد دل پورا کا پورا لکھ دیا میرے ہی

لکھ دیا کی جگہ اُستاد نے رکھ دیا۔ شعر اور مطابقت
اور صنعت رکھ دیا میں زیادہ تھی اس لیے حقیقت شناس
نے نوٹ بک نکالی اور فرمائش کی کہ حضرت اس
غلطی کی اصلاح فرما دیجیے۔ شاعر صاحب کی پیشانی
گھبرا کر جو دیکھا اس شخص کی نیت اعتراض کرنے کی
ہو بحث آج بھی کرا ہے کل اخبار کا نذر ہی
اٹھنے سے اعتراض مکروں کے ساتھ ہے چھپا دیگا
جاوا گیا وہ بچارہ بھلے ہی سے شاعر صاحب کے سنجیدہ
کا وارث ہونے کا مستحق تھا۔ وہم کے جھونکے میں عقل
دل نے لینے پینگ لینے شروع کیے آپ جانے معترض
سے زیادہ شعر و ادب خلاق دنیا میں کوئی فرد نہیں
حضرت ظاہر کر رہے آیا اور ایک کاغذ کا تختہ اٹھا
فرمانے لگے۔

اُستاد: آپ کا نام؟

معتقد: حضور تو خود ہی واقف ہیں۔

اُستاد: واقف ہوں یا نہیں۔ قانون و ضابطہ
کی پابندی میں تو ذاتی معرفت فضول ہے۔ اچھا بتائیے
آپ کیوں تشریف لائے؟

معتقد: اشتیاق ملاقات، سلام عرض کرنے۔ اور
کلام بلاغت نظام سے مستفید ہونے۔

اُستاد: درست۔ ابھی تو کیسے گئے شعر لکھے اور پھر

اصل کو بھی پڑھا۔ غائب حاضر ہو سکتا ہے کہ حضرت یہ
مجبوریت ہے۔ بندہ ابھی آپ سے ایک دستاویز
پر دستخط کرائیگا اور آپ کو اقرار کرنا چاہیے گا کہ اگر
سوا بات آپ نے میرے کلام پر اعتراض کیا تو مجھ
حق حاصل ہوگا کہ میری کی بہ تحریر کے کٹ کٹا دوں اور آپ
ذمہ داری ہو معنی کیا ہیں؟

معتقد: اے حضرت یہ کیا خیال ہے۔ بندہ بہر صورت
جناب کے نذر ہی کلام کا خوشہ چیں ہے غرضیکہ آیا
تب۔ مگر ہاں۔ غلط لکھا تھا صحت کر لی۔ ماہر نہیں
داخل نہیں۔ شاعر نہیں ادیب نہیں۔ یہ دیکھیے
حصے کی نوٹ بک۔ صدہا شاعروں کا پسندیدہ
کلام اس میں موجود ہے۔ اگر یہی خیال ہے تو آپ سے
لیجیے یہ ورق ہی چاک کیے دیتا ہوں۔ پھر اب
تو آپ کو اطمینان ہوا؟

اُستاد: واہ! اطمینان کی ایک ہی ہوئی۔ نوٹ
بک کا ورق پھاڑ ڈالا تو کیا ہوا۔ سفینوں کی لوح
صفحۂ دل پر جو کچھ منقوش ہے وہ تو مٹ نہیں جاتا۔

معتقد: حضور۔ یہ تو یہی کہ شعر سفینوں پر منقوش
ہے اور نہ پنسل سے نہیں آہنی قلم سے کیا ہوا ہے۔
کلام ہی ایسا موثر ہے کہ سُنتے ہی نشتر کی طرح دل
میں پیوست ہو گیا۔ پھر اس کا علاج کیا ہے؟

اُستاد: علاج وہ لاچ گیا وہی ایسی نہیں ہیں۔
باتیں نہ بنائیے لکھیے اقرار نامہ۔

اس وقت جناب اُستاد کے پورے عقل پہ تھے ہوئے
تھے۔ گویا اپنی قانونی لیاقت کے زور سے طبقۂ زمین
الٹ دینگے۔ معتقد یعنی مضمون نگار کہتے ہیں آپ کی
کی تحریرات سے کی وہ دفعہ پہچیے جس کے رو سے
ایسا دعویٰ دائر ہو سکتا ہے۔ گر پاس ادب مانع
معتقد: اے حضرت یہ کیا خیال ہے۔ میں تو خادم
ہوں آپ کی تو رہی ذاتی جیب۔ ایک مجھے ایسی باتیں
برتتے میں مجھے بھی پیشاب کرنے۔ مجھے کے نیچے
ایک آفت زدہ پانی سے پناہ لینے کو جاتا تھا
دکھایا کہ انہیں صاحب بیٹھے تو اسی آسن سے ہیں
جو بیٹھا میں کا ہوتا ہے گر صرف گرج کا زور شور
دکھانے والے بادل کی طرح برستے نہیں۔ آخر اس نے

کہا جناب آپ [illegible] بجا ارشاد فرماتے ہیں
[illegible] کہ [illegible] آپ کا خیال [illegible]
[illegible] کہا کچھ [illegible] میں [illegible]
آتا ہے۔

تو خیر وہ وجہ جو ہے آپ کا اعتراض [illegible]
سند کی زیادہ نہیں جو کلام سے کوئی پیار کیے اعتراض
پر پڑھتے ہیں۔ یوں قسم ہے تو قسم۔ نکتہ ہے جناب اعتراض
یا ہے نام ہے کہیں پڑھتے کا وہ اعتراض کسے ہے جو کیا ہے؟

مستند صاحب یا مضمون نگار صاحب مستقل یہ قول
ہے استاد کو کا قول مستقل کرتا ہا اگر وہ ہر کسی بندہ
قلم کے پاس تھیں۔ اب دو ہی طرح سے شخص
ہیں کہ آپ حضرت شاعر پیش انصاف سے شعر ملکی کو
ملاحظہ فرمائیے اسی میں عیب ہی کیا ہے اول تو مسلّم الثبوت
استاد کا کلام ہے اس میں عیب کہاں۔ عیب ہے تو
سننے والے کی عقل میں دیکھیے ایک قدیم شاعر کہتا ہے ؎

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

دوسرا شاعر کہتا ہے ؎

قسمت کیا ہر ایک کو قسامِ ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو گل کو دیا ہنسنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

تیسرا شاعر کہتا ہے ؎

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

اور بھی صدہا شعر اسی مضمون کے ہیں مگر کسی کے جگر
میں پورا کا پورا درد رکھ گیا نہ شعر
بالکل انگ تنگ اچھوتا ہے۔ پہلے کا لکھا ہوا
رکھ دیا گیا تھا اب اصلاح ہوئی یعنی رکھ دیا گیا یہ
خاص الخاص حضرت شاعر کے لیے امانت رکھا گیا
یا بیل کیا گیا اسکی خبر کسی نہیں؟

خدا کی قدر ہے وہ سو دل گیا ہیں جو کسی کے
لیے رکھا جائے تو اسے معلوم ہو۔ جو ہے کار کے چلا رہے اور
رو رہے گئے تو جانا رہ۔ الٹا رہ کی نالی لگی۔

حقیقت شناس صاحب کا مضمون بہیں [illegible]
کیا نہیں شاید اس [illegible] [illegible]



انعام بالاستحقاق

نوازش! اکرم!! عنایت!!! آپ نے گزشتہ چند روز میں ہندوستان کی چند مشہور [illegible]
یہ آپ کی عنایت ہے کہ [illegible] کے عوض سلام کرتے ہیں۔ گردن میں [illegible] کا فرض جس طرح مناسب سمجھئے ادا کیجئے۔ [illegible] ....

لکھنؤ کی نفیس [illegible] کے کام سے مستورات کے کپڑے [illegible] حافظ [illegible] محمد رفیع صاحب [illegible] باغ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔



گل بہشتی بود و برآشفت در بہشت

یا باد صبا حکایتی گفت در بہشت

بد عمدی و بہر کرده چشمه یا سوز

سو بر کرده غنچه کرده شگفت در بہشت

اگر موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو اصغر علی محمد علی عطر سازان لکھنؤ

سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ نام کا عطر ہے۔ اس میں کل خوشبو ہے [illegible]

نہیں ہو گوں پر کہ آپ ٹھوک کر دلی کی طرف چلے
اور ساشعیہ انھیں فکروں سے گھبرا گئے ہیں تھے
تشویش میں کیونکہ اودھ سے کیا چلا اور خشا کیسے ہوئی
صاحب کا دل کتابوں کے لیے بیچ و تاب کھا رہا تھا
قمر الدین اور آگے بڑھے تھے کہ ایک تیز زہر نام خنجر
میر رفاقت الله جمادی صاحب نے خنجر کو بہت سنبھالا
اور آمادہ تھا اپنے دل کو یوں تسلی دی۔
"یہ طلاعت لاحصہ کفر ہو؟ اگر کم و ترقاس کا
رہ سے گئے تو کیا ہوا؟ حاصل علم یعنی الماس ہو ہیرا
علم تو ہیرے کا صندوق سینے میں لئے بیٹھے ہیں تو وہ تو
دستیاب نہیں ہو سکتا تو آ کس کو ساتھ ہو سب کے
ختم کر کے اور اوہ صیفہ قسمتی کیا لی تفسیر کرے۔ بیشک
سمجھے کہ الماس کا نگینہ مروری کھا گیا۔ چنانچہ آپ
جو اس بیک الماس خنجر بیچنے کے فرائض کو کھو بیٹھے۔
حقیقت شناس صاحب کو شکر زادہ چاہیے کہ ان کے
صندوق سینہ سے لوٹ کے آ چار خمرا علاج ہوا نہیں
کیا گیا۔ انھوں نے سخت جرم کیا تھا جو کچھ ہوتا
تھوڑا تھا۔ ہاے ہاے جو کسی یہ مضمون رد پیش کہا جا
تو رکھا سکتا یا اودھ پنچ سے کا لوہا ہو رہا رہ جاتا۔
حقیقت شناس نے خلاف مصلحت کیا جو ہماری طرف
رجوع فرمائی ورنہ ما کا پورا۔ دوست ہے ہم بھی وار دیتے

راقم
خاکسار امرار الشعرا

استقلال

جو چیز ابدی ہے وہ وقت ہے وہ حضرت ساغر کی
اچھی طرح جانتا ہوگا۔ آپ نے چند ماہ صرف
ایک تو بے شمار پرچہ نکالا تھا اب استقلال
کے نام سے ایک پرچہ شائع کیا ہے جس کا تیسرا
نمبر اس وقت پیش نگاہ ہے نام بہت اچھا ہے اگر
نام کی طرح بھی رکھی جاتی تو سبحان الله منزوا ہم
ہمیشہ آزادوں کا لقب ہے مگر اب یہ لقب علیگڑھ
کو کسی قدر مبالغہ کے ساتھ عنایت ہو گیا ہے جیسے
تھے مدینۃ العلم اور علیگڑھ ہو گیا مدینۃ العلوم جیسا کہ
تاہم جب لوگوں نے چھوڑا نہیں تو لقب کیا ہے
گو ادب شناس حضرات کا خیال ہے کہ نام مشترک ہے
تو بھی خاص القاب کا غصب جائز نہیں خصوصاً
وہ القاب جو کسی حقیقت کی توضیح کرتے ہوں یا کسی
ذات کے خصوصیات سے تعلق رکھتے ہوں۔ خیر ہم
اس بحث کو ماروں کے حوالے کیجیے کیا یہ ساری
ہے یا نہیں۔ کوئی ہے مگر نام ہی پیا صاحب کے …
شخص الله نہیں ایک تشبیہ کر فرستہ … بھی ہیں کہ
تو پھر کیا غرض تو اس سے ہے کہ علیگڑھ سے
استقلال نکلا ہے۔ اور مدینۃ العلوم علیگڑھ کا وہ
پیامبر ہے۔ ادبی بھی ہے سیاسی بھی ہے اخباری
بھی ہے۔ یہ اور صفات واقعی قابل مبارکباد ہیں۔
ساغر صاحب دنیا میں کافی گردش فرما چکے ہیں
اور یقیناً اب تجربہ ترقی کر گیا ہوگا لہذا امید ہے کہ
یہ پرچہ مقبول ہوگا۔ لکھائی چھپائی ابھی ہے کاغذ
صاف اور سفید ہے پیمانہ خوبصورت ہے حجم معقول
ہے قیمت صہ سالانہ ہے یا ایسا ہی ہے وہ صاف
کریں سرسید احمد خاں صاحب مرحوم کی روشنی
سے تعجب ہے کہ وہ یہیں سے حرکت نوجوانوں کے
خواب میں آتے اور استقلال استقلال استقلال پکارتے
ہیں۔ یہ روش اچھی نہیں۔ کہنے کو تو علیگڑھ میگزین
ہے مگر آج تک وہاں سے کوئی اردو اخبار کا نہ
ہفتہ وار یا روزانہ نکل کے نہیں۔ یہ کمی حضرت
ساغر نے پوری کر دی۔
استقلال کے لفظ کی اصلی جان لشکر کشی ہوا کی
ولشکر مراد ان کے ہیں وہاں دشمن و کوچ کر دیا
توم و کرم کردن … شمردن و خشم و لرزہ گرفتن
کے بھی ہیں خدا کرے کہ جناب ساغر کے نام کے
ساتھ استقلال نہ لگا ہوا اور دوسرے معانی ہے
ساتھ نہ پڑے۔
میدان کے احمق اور جاپانی کے عزیز حیدر نے
تعیل استقلال سے استقلال کے مضمون حال کر دیے
بغیر نقل کر لیے۔ جناب ساغر کو اس سے شکایت ہے
اور بجا ہے۔ لیکن فہرست اقتباس بعض معاصرین سے
کہہ ہے کہ انھوں نے تبصرہ سے بھی چشم پوشی فرمائی
اور عبارت بھی منظور نہ کی۔
ہم شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتے لہذا لیا گیا
قلم اعلان کرتے ہیں کہ ہم بھی مضمون نہ چھاپیں گے۔
تبصرہ کا فرض ادا کر دیا اور ابھی ہیں آ ہی کیا ہے
وہی پورا کرتے ہیں۔ اور عبارت کا معاملہ تو سمجھ
کر سکا ہوں سے زیادہ صفحہ عبارت میں گنجائش
نہیں ہوتی اور مضمون کا حل ہے اور جب تک ہیرے
ایک آدھ خود ہی شعرو مرض کے جگہ خالی ہونے کی
امید نہیں۔ اگر کسی شخص … تو ضرور جناب ساغر کی
فرمائش پوری کی جائے گی۔ سمجھو نہ تو ہوا بکھیر
ہے۔ یہ معاملے کی بات ہے خفا نہ ہوجیے جنوں اور
والسلام۔

مولانا خنجر کی نوٹ بک

(منظر کبریت احمر)

ہمارے ایک دوست کی اصطلاح میں آوارہ گردی یعنی
وہ جرم ہے جسکو کہ سب دختر سیشن جرم ہی ہو۔
دینے کے عوض سزا معاف رکھتی ہے۔ جواب بسی اگر
کالکری والے معاملے میں وہ گرد ری کا جرم تھا لگا
ہے کیا نہیں کسی نے ایک پارسل بھیجا۔ ظاہر پارسل
کے لیبل پر لکھا ہوا تھا۔ اسمیں عطر ہے۔ لیتی چیز
کیسے بری معلوم ہوتی ہے پارسل کا گھر میں آنا تھا
کہ اس مال وقت لے کر سب عزیز اقربا جمع ہوگئے
تھے کہتے ہی معلوم ہوا کہ عطر کا کنستر نہیں ہم کا لگو تھے
اب تو رشتہ نہیں کہنے جو کچھ تحفہ پر تھوڑی لڑائی
پڑ جاتی تو بچے ہیں دوستوں کے چہرے کم از کم
کاوت ختم سے ادا محروم ہو جاتے۔ سو تو کچھ کہنا
غیر کی اور معلوم ہو گیا کہ خیر مار عطر نہیں بلکہ ما
گندھک ہے۔ اور کچھ گندھک نے بھی۔ مگر سے
کام لیا ورنہ وہی حال ہوتا جو حضرت لطیف کے عہد
میں قزاقوں کا ہوا تھا۔ کہتے ہیں کہ قزاقوں کا ایک
گروہ قافلوں پر چھاپا مارا کرتا تھا حضرت الدولہ کو
خبر ہوئی آپ نے حلوے میں سنکھیا ملا کے صندوق
بھرے اور گدھوں پر لدوا کے ایک تاجر کے ساتھ کر دیے

ڈاکٹروں نے مستعدی برتنے [illegible] پہنچ
[illegible] جان خیریت سے [illegible] مگر
بھی [illegible] گئے [illegible] زہر [illegible] تھا
یہ [illegible] کا عمل ہے۔

فدائے ہوس

برلن [illegible] کی حال کی خبر ہے کہ ایک صاحب نے [illegible] قوت کو زیادہ ترقی دینے کی غرض سے کسی [illegible] کتاب میں نسخہ [illegible] اس نسخہ میں ۱۶ [illegible] سنکھیا اور ۲۰ [illegible] تھا۔ نسخے کے زور [illegible] گولیاں خود کھائیں اور [illegible] بیوی کو کھلائیں [illegible] صاحب تو ان گولیوں کے [illegible] دوسرے دن ختم ہو گئے [illegible] اور خود حضرت کسی دانشمند حکیم کی [illegible] جانبر تو ہو گئے [illegible] امید ہے کہ [illegible] قوت [illegible] ہو گئی ہوگی۔ ایک اخبار [illegible] ایسی کتابوں کے مصنفین کے خلاف [illegible] قانون [illegible] چاہتے ہیں [illegible] کتاب [illegible] سنکھیا [illegible] ضرورت [illegible] ایسی کتابوں کا چھاپنا [illegible] ضروری ہے [illegible] انسان کی صورت [illegible] کے [illegible]

[illegible] حکومت ہند

نقل ہے کہ [illegible] اپنی زوجہ کے ساتھ [illegible] پر آرام کر رہے تھے جب [illegible]

نے یہاں سے [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] گیا [illegible] آپ جانتے ہیں [illegible] کے معاملے میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] سے [illegible] کو ہوشیار کر [illegible] تھے [illegible] کی طاقت [illegible] آمد [illegible] تھا [illegible]

صحبت [illegible]

غرض [illegible] سے [illegible] ایک آدمی [illegible] گیا [illegible] بھیجا [illegible] کمرے [illegible] صبح [illegible] پاؤں کے [illegible] نشان [illegible] اور [illegible] نقش [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہو گیا [illegible] پنجاب [illegible] صحیح نہیں [illegible] گھر کی تمام [illegible] سال بھر [illegible] گھر [illegible] ایک [illegible]

اذا غضبت [illegible]
[illegible] تغضب
[illegible]
[illegible]

[illegible] گھر میں کوئی شخص [illegible] گھر کے [illegible] ہیں [illegible]

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] کو [illegible] ہے [illegible] لوگوں کے [illegible] تدبیر ہونی چاہیے [illegible] ساتھ [illegible] کے [illegible] پولیس کے [illegible] بہت [illegible] اپنی جان کا حفاظت [illegible] نہیں کر [illegible] سے [illegible] نہیں [illegible] حق میں [illegible] حکومت کے حق میں بھی [illegible] ہیں [illegible] حکومت کو [illegible] حکومت [illegible] پولیس [illegible] کسی [illegible] کام [illegible] چاہیے [illegible] کے سر [illegible] جائے۔

[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
بنام
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]